روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 13- دسمبر 2000ء - 16 رمضان 1421 ہجری- 13- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 285

مضبوط قلعه

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزے ڈھال ہیں اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہیں۔

(مسند احمد - حدیث نمبر 8857)

رمضان اتنی برکتوں والا مہینہ ہے کہ تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پر معارف ارشاد

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔

رمضان میں انسان رمضان کی عبادات یعنی روزہ۔ وہ نوافل جو کثرت سے پڑھے جاتے ہیں اور وہ دینی مشاغل جن میں انسان مصروف رہتا ہے۔ مثلاً سخاوت ہے۔ کمزور بھائیوں کا خیال رکھنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں اس طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ غرض وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجالاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہوگے اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی اور یہ شوق پیدا کرے گی کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تمہارے اوپر کھولے جائیں گے۔ پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھدار اور فراست رکھتے ہیں اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہم آنکھیں بند کرکے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اے خدا جب تو نے ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبر کا مادہ عطا کیا ہے۔ تو ہماری ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی تو تسلی دے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر بھی رمضان کے مہینہ میں بینات' حکمتیں جو قرآن کریم کے احکام کی ہیں۔ وہ بھی کھولتا ہے۔ علم قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ یہ فرقان ہے ایسے شخص کو جو خلوص نیت کے ساتھ رمضان کی عبادت بجالاتا ہے اور اس کی عبادات مقبول ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرقان عطا کرتا ہے فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا کرتا ہے اور اس نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نور اسے قرب الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اللہ نور السموت والارض زمینوں اور آسمانوں کا نور اللہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ میں بہتر نور اور کثرت سے نور عطا کرتا ہے اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے اس لئے ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ (-) جسے اللہ تعالیٰ زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اٹھائے اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحت مند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجالائے۔

(الفضل یکم اکتوبر 1972ء)

ان مبارک ایام میں وقف جدید کی وصولی کیلئے بھرپور کوشش کریں

(ناظم مال وقف جدید)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جارہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

نصاب سہ ماہی چہارم 2000ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ

○ قرآن کریم پارہ 22 نصف اول

کتاب "اربعین حصہ سوم وچہارم از حضرت مسیح موعود

کتاب "اصلاح نفس از حضرت مصلح موعود

سہ ماہی چہارم کے پرچہ جات مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ عہدیداران شعبہ تعلیم انصاراللہ سے درخواست ہے کہ جلد از جلد پرچہ جات حل کروا کے مرکز بھجوادیں۔

قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ - پاکستان

عرفانِ حدیث نمبر 61

مرتبہ: عبدالسمیع خان

لیلۃ القدر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کو دکھایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری سات دنوں میں ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ تمہاری خوابوں کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے اس لئے جو لیلۃ القدر کا متلاشی ہو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب التماس لیلۃ القدر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

بخاری شریف کی ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ کو لیلۃ القدر رؤیا میں دکھائی گئی فی السبع الاواخر، آخری سات دنوں میں۔ یعنی اس سال جو خاص لیلۃ القدر کا طلوع انفرادی طور پر لوگوں پہ ہوا کرتا ہے وہ آخری سات دن سے تعلق رکھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تائید فرمائی کہ اگر یہ رؤیا ہیں اور تم سب لوگ ان باتوں میں اکٹھے ہو گئے ہو تو پھر تم آخری سات دنوں میں اس کی تلاش کرو۔ اب آپ کے لئے آخری چھ دن باقی ہیں اور اس حدیث کی روشنی میں یہ واقعہ بار بار بھی تو ہو سکتا ہے یعنی اس لئے کہ صاف پتہ چلا کہ لیلۃ القدر جگہ بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اکیس کو آ گئی کبھی تیئس کو۔ عام طور پر اکیس، تیئس، پچیس، ستائیس اور انتیس ان راتوں میں آیا کرتی ہے۔ تو ابھی ہمارے پاس کچھ دن باقی ہیں جن میں بعید نہیں کہ اس سال، ان اواخر میں ہی لیلۃ القدر ظاہر ہو۔ پس جن لوگوں نے اس سے پہلے کا رمضان ضائع کر دیا ان کے لئے خوشخبری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتے پر متفق ہیں اس لئے جو شخص **لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہتا ہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں** کرے۔ عام دستور رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا کہ اپنے جاگنے کے ساتھ یعنی آپ کا جاگنا تو ایک اور معنے بھی رکھتا تھا یعنی وہ شعور خدا تعالیٰ کی صفات کا جو نیا سے نیا رسول اللہ ﷺ کو نصیب ہوا کرتا تھا ان معنوں میں آنحضرت ﷺ ہر دفعہ اور بیدار ہوا کرتے تھے اور ہر شب بیداری کے نتیجے میں آپ کا شعور ان معنوں میں بیدار اور بیدار ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا وہ تصور آپ پر نازل ہوتا تھا جو پہلے تصور سے بالاتر تھا۔ ان معنوں میں آپ ہمیشہ ترقی کرتے رہے، ہمیشہ بلند پروازی کرتے رہے، ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جس میں کوئی بلند پروازی ایک جگہ ٹھہر جائے کہ جو کچھ میں نے پانا تھا پا لیا کیونکہ خدا کی ذات نہیں ٹھہرتی، خدا کی ذات لامتناہی ہے۔ پس جب میں بیداری کی بات کرتا ہوں تو عام انسان کی بیداری کی بات نہیں کرتا۔ غور کیا کریں کس کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہر شب بیداری آپ کو صفات الٰہیہ کے شعور میں اور بھی زیادہ بیدار کر دیتی تھی۔

پس حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ اب دیکھیں وہی الفاظ ہیں جو بیداری کے لئے میں نے کہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں راتوں کو زندہ

باقی صفحہ 8 پر

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے
تو آسمان سے اترا خدا ہمارے لئے

انہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت
ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لئے

تمہارے نام پہ جس آگ میں جلائے گئے
وہ آگ پھول ہے وہ کیمیا ہمارے لئے

بس ایک لَو میں اسی لَو کے گرد گھومتے ہیں
جلا رکھا ہے جو اس نے دیا ہمارے لئے

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے
وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے

وہ نور نور دمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے

درود پڑھتے ہوئے اس کی دید کو نکلیں
تو صبح پھول بچھائے صبا ہمارے لئے

عجیب کیفیتِ جذب و حال رکھتی ہے
تمہارے شہر کی آب و ہوا ہمارے لئے

دیئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے

زمیں ہے نہ زماں نیند ہے نہ بیداری
وہ چھاؤں چھاؤں سا اک سلسلہ ہمارے لئے

سخن وروں میں کہیں ایک ہم بھی تھے لیکن
سخن کا اور ہی تھا ذائقہ ہمارے لئے

عبیداللہ علیم

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

تاریخ احمدیت کا خون کی سرخی سے چمکتا ہوا لرزہ خیز باب

راہ خدا میں جان دینے والے تخت ہزارہ کے 5 روشن ستارے

قسط اول

تحریر و ترتیب: یوسف سہیل شوق صاحب

20 ویں صدی کا آغاز تھا۔ 1901ء کا سال طلوع ہوا۔ کابل سے خبر ملی کہ ایک احمدی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو احمدی ہونے کے جرم میں راہ مولا میں قربان کر دیا گیا۔ یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کی پہلی قربانی تھی۔

20 ویں صدی کا آخری سال 2000ء اپنے آخری مہینوں میں داخل ہوا۔ 30۔ اکتوبر کو گھٹیالیاں خورد کی بیت الذکر میں 5 احمدی راہ خدا میں قربان ہو گئے۔ 10 نومبر کو جمعہ کے دن تخت ہزارہ میں پانچ اور احمدیوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تخت ہزارہ کا گاؤں (ضلع سرگودھا) ربوہ سے جانب شمال 60۔65 کلو میٹر ہلال پور چوک سے شرقی طرف قریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں احمدیوں کے 50۔60 گھر ہیں۔ اس گاؤں کے احمدی بھارت کے شہر کرنال کے مہاجر ہیں جو تقسیم ہند و پاک کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے۔ ایک فراخ بیت الذکر جس سے ملحقہ مربی ہاؤس ہے۔ اس گاؤں کے احمدیوں کی روحانی تربیت کا مرکز ہے۔ ماسٹر ناصر احمد صاحب امیر جماعت ہیں۔ یہ گاؤں جو پنجاب کی لوک داستانوں میں رانجھے کا گاؤں شمار ہوتا ہے اس گاؤں میں قریباً دو اڑھائی سال سے ایک شخص مولوی اطہر شاہ نے احمدیوں کے خلاف گالی گلوچ اور سب وشتم کا بازار گرم کر دیا۔ مقدس احمدی بزرگوں کے خلاف اس قدر گندے کلمات استعمال کرتا جو بیان بھی نہیں کئے جاسکتے۔

جمعہ 10 نومبر 2000ء کو عصر کے قریب اس شخص نے غنڈوں کو ساتھ لیا اور سارے گاؤں میں احمدیوں کے گھروں کے باہر جا جا کر غلیظ گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ ہر ممکن طریق سے احمدیوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ مگر احمدیوں نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ مغرب کے قریب یہ شخص بیت الذکر کے باہر آکر اسی گالی گلوچ میں مصروف تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد

جیسا کہ پہلے سے منصوبہ طے تھا چند منٹوں کے اندر چار مساجد میں اعلان ہو گیا اور دو اڑھائی سو افراد کلہاڑیاں اسلحہ اور ڈنڈے لے کر پہنچ گئے۔ بیت الذکر کی دیوار گرا دی۔ کچھ لوگ بیت الذکر کے اندر گھس گئے اور کچھ چھت پر چڑھ گئے مقامی پولیس کو اس واقعے سے نصف گھنٹہ پیشتر اطلاع دے دی گئی تھی جب یہ ہنگامہ شروع ہوا تو پولیس کے چند سپاہی وہاں موجود تھے اور نتیجہ یہ نکلا کہ چار احمدی مکرم ناصر احمد صاحب امیر جماعت مکرم نذیر احمد صاحب رائے پوری، مکرم عارف محمود صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب موقع پر راہ مولا میں قربان ہو گئے جبکہ شدید زخمی مدثر احمد صاحب ہسپتال میں جا کر قربان ہو گئے۔ اس موقع پر مشتعل ہجوم نے لاشوں کی بے حرمتی کی۔ چہروں پر وار کر کے ان کو مسخ کرنے کی کوشش کی لاشوں کو گھسیٹ کر چھت پر سے گلیوں میں پھینکا گیا۔

اس دوران مشتعل ہجوم کا ارادہ ابھی اور احمدیوں کو نشانہ بنانے کا تھا کہ ایلیٹ فورس کی گاڑیاں آگئیں ان کو دیکھ کر حملہ آور منتشر ہو گئے مگر ایلیٹ فورس یا پولیس نے کسی کو حراست میں نہیں لیا۔

اس طرح سے تخت ہزارہ کی سرزمین پر پانچ احمدی راہ خدا میں قربان ہونے کا عظیم اور شاندار اعزاز پا گئے۔ آنے والا زمانہ تخت ہزارہ کو ہیر رانجھے کے عشق کے حوالے سے یاد نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہاں پر عشق حقیقی میں سرشار پانچ احمدیوں نے اپنے خون سے لافانی عشق کی داستان تحریر کر دی۔

سب سے پہلے میں جان قربان کروں گا

راہ خدا میں قربان ہونے والے عارف محمود صاحب کو امیر صاحب نے ہدایت کی کہ بیت الذکر کے باہر ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے فوراً جا کر پولیس کو فون کرو۔ یہ ہنگامہ شروع ہونے سے نصف گھنٹہ پہلے کی بات ہے۔ عارف صاحب اپنے ساتھ قائد مجلس ندیم صاحب کو لے کر اپنے گھر گئے اور پولیس کو فون کیا۔ عارف صاحب نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ آزمائش کا وقت ہے۔ حالات ایسے ہیں کہ بیت الذکر کو بچانے کا مرحلہ ہے۔ اگر جان قربان کرنے کا وقت آیا تو دیکھ لینا میں سب سے پہلے جان قربان کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے بیت الذکر کی طرف چلے گئے۔ وہاں ندیم صاحب کو مربی ہاؤس کی حفاظت کے لئے روانہ کیا اور خود سب سے پہلے راہ مولا میں جان قربان کرنے کا اعزاز پایا۔

آج ہی تو قربانی کا وقت ہے

امیر جماعت تخت ہزارہ ماسٹر ناصر احمد صاحب ہنگامے کے وقت بیت الذکر کی چھت پر چڑھ کر پہرہ دے رہے تھے کہ بیت الذکر کی عقبی سمت سے کوئی حملہ نہ کر دے۔ ساتھ کے ایک مکان سے غیر از جماعت عورتوں نے ان کو پکار کر کہا کہ بھاگ جاؤ اپنی جان بچاؤ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے تو ماسٹر ناصر صاحب نے کمال جرات بہادری اور بے خوفی سے کہا میں ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا آج ہی تو قربانی کا وقت ہے۔

یاد رہے کہ ہنگامے کے وقت دو خواتین بیت الذکر میں تھیں ان کو عقبی سمت سے دیوار کے اوپر سے بجلی کے کھمبے کے ذریعے باہر نکالا گیا۔ مگر کسی احمدی مرد نے بیت الذکر کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

راہ خدا میں جان دینے والے مبارک احمد صاحب اطفال میں شامل تھے ان کی عمر 15 سال کے لگ بھگ تھی یہ بھی اپنی جان راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے گھر سے آئے اور مشتعل ہجوم سے ذرا نہ ڈرے نہ گھبرائے نہ پیچھے کی طرف پلٹے۔ بلکہ آگے ہی بڑھتے گئے اور راہ خدا میں جان قربان کر دی۔

اسی طرح دو اور احمدی مختار احمد اور خالد احمد صاحب جو بھائی تھے وہ بھی مساجد سے اعلان سن کر بیت الذکر کو بچانے کے لئے دوڑے مگر بیت الذکر تک پہنچنے سے پہلے ہی مخالفوں کے قابو میں آگئے جنہوں نے خالد صاحب کو شدید زخمی کر دیا اور مختار صاحب بھی زخمی ہو گئے۔ مگر یہ کسی طرح خود کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور بہت سے احمدی بھی مساجد سے اعلان سن کر بیت الذکر کی طرف گئے مگر سخت ہجوم نے ان کو آگے نہ جانے دیا۔ 75 سالہ بزرگ مکرم عبدالحمید صاحب رات کو پہرہ دینے کے لئے اپنا بستر لئے

بیت الذکر کی طرف آ رہے تھے کہ ہجوم نے ان کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور اپنی طرف سے ان کو مار کر پھینک دیا مگر وہ بچ گئے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

راہ خدا میں جان دینے والے قابل فخر احمدیوں کا تذکرہ

امیر جماعت تخت ہزارہ

بیت الذکر کی حفاظت کے لئے جانے والے کسی کے روکے نہ رکے

محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب

تخت ہزارہ کے امیر جماعت محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب 38 سال کی عمر کے جوان آدمی تھے۔ یہ قریبی گاؤں ادھیاں شریف میں مڈل سکول میں ٹیچر تھے۔ 4 سال سے جماعت کے امیر چلے آرہے تھے۔ موصوف شادی شدہ تھے اور دو پھول سے کم سن اور معصوم بچوں کے باپ تھے۔ بچی کا نام عطیۃ "الحی ہے جو 6 سال کی ہے اور بچہ معروف احمد 4 سال کا ہے دونوں بچے خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ امیر صاحب سیکرٹری مال بھی تھے۔ جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ بیت الذکر کے پہرے کے لئے اکیلے ہی تین تین چار چار ماہ ڈیوٹی دیتے رہتے تھے۔

عبادت گزار

ناصر احمد صاحب تہجد کے پابند تھے۔ حالات جیسے بھی خراب ہوتے بیت الذکر جا کر نماز پڑھتے۔ مکرم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ ماسٹر صاحب راتوں کو جاگ کر ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ اتنی عبادت کرنے والا کوئی اور جوان آدمی میں نے ساری عمر نہیں دیکھا۔ ان کو اللہ نے (قربانی) کی توفیق دینی تھی۔ میری قسمت میں یہ نہ تھا۔ میں بد قسمت اس روز ربوہ چلا گیا اور میرے امیر نے جان قربان کر دی۔

مکرم مختار احمد صاحب نے جو خود بھی زخمی ہوئے بتایا کہ امیر صاحب نہایت شریف اور دلیر آدمی تھے آخری دن انہوں نے خود جمعہ پڑھایا اور کہا کہ حالات خراب ہیں دعائیں کریں۔ اپنی اصلاح کریں۔ سارے اختلافات ختم کر دیں۔ یہ اختلافات کا وقت نہیں۔ بیت الذکر کی حفاظت اور دیکھ بھال میں سستی نہ دکھائیں اور کوئی اور نقصان ہو تو ہو جائے مگر یہ نقصان برداشت نہ کریں اگر بیت الذکر کو کچھ ہو گیا تو ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر قربانی دینے کا وقت آیا تو سب سے پہلے میں قربانی دوں گا۔

مکرم افضال احمد صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ میرا تو جانے کا وقت آگیا ہے۔ اگر آپ لوگ اب بھی نہ سمجھے تو خطا کھائیں گے۔

امیر صاحب کی والدہ محترمہ نے بڑے عزم سے کہا میں نے اپنے بچے کی قربانی دی ہے۔ میں نے اللہ کی راہ میں اسے قربان کر دیا۔ بڑا نیک بخت بچہ تھا۔ بہت نیک اور فرمانبردار تھا۔ اللہ اس کی قربانی قبول کرے۔ یاد رہے کہ امیر صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

میں بہت خوش نصیب ہوں

امیر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے اپنے جو تاثرات بیان کئے وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ انہوں نے بغیر روئے دھوئے بڑے وقار اور عزم سے کہا میں بہت خوش نصیب ہوں کہ خدا نے میرے سرتاج کو راہ خدا میں جان دینے کا مرتبہ عطا کیا۔ ہم سب گھر والے بہت خوش نصیب ہیں۔ اللہ قسمت والوں کو یہ مرتبہ دیتا ہے۔ دنیا سے تو یوں بھی ایک دن چلے ہی جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماسٹر صاحب مجھے کہا کرتے تھے کہ میں بچوں کو اس لئے زیادہ ساتھ نہیں لگاتا کہ میرے بعد مجھے یاد کر کے اداس نہ ہوا کریں۔ ماسٹر صاحب قربانی کے جوش و جذبہ سے بھرپور تھے شاید خدا نے ان کو کوئی بات بتا دی تھی۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے تو اتنی لمبی کہ میں حیران رہ جاتی۔ جب دیکھو مصلے پر بیٹھے ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈر جاتی میرے دل میں وہم آتا کہ ایسے لوگ زیادہ دیر دنیا میں نہیں رہا کرتے۔ خدا ان کو جلد بلا لیا کرتا ہے۔

بچی نے ساڑھے تین سال کی عمر میں قرآن ختم کرلیا

انہوں نے بتایا کہ میری بچی عطیۃ الحی نے ساڑھے تین سال کی عمر میں قرآن ختم کر لیا۔ اڑھائی سال کی عمر میں اس نے قاعدہ یسرنا القرآن شروع کیا۔ میں بھی اسے پڑھاتی اور امیر صاحب بھی پڑھاتے۔ قاعدہ مکمل کرنے کے بعد تو چند مہینوں میں اس نے قرآن ختم کر لیا۔ نصف پارہ صبح پڑھتی نصف شام پڑھتی۔ لوگ حیرانی سے اسے دیکھنے آتے۔ میرے میاں کہتے میں نے اپنے بچوں کو خدا کا شیر بنانا ہے۔ اور خود خدا کے شیر بن کر چلے گئے۔ مجھے فخر ہے اس بات کا کہ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ ہوں اور میرے بچے خدا کی راہ میں جان دینے والے کے بچے ہیں۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ہم نے یہ کہہ کر خدا سے اولاد مانگی کہ ہم اسے تیری راہ میں وقف کریں گے چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے اللہ نے فضل کیا اور ہمیں اولاد عطا ہوئی۔ جو دونوں واقف نو ہیں۔ الحمد للہ۔

عزیز مبارک احمد صاحب

عزیز مبارک احمد دسویں جماعت کے طالب علم تھے۔ ان کی عمر 15 سال کے لگ بھگ تھی۔ عزیز مبارک احمد پانچ وقت کے نمازی تھے۔ نہایت شریف لڑکے تھے۔ بیت الذکر کی کوئی بھی ڈیوٹی ہوتی وہ فوراً خود کو پیش کرتے۔ جب وہ راہ خدا میں قربان ہوئے اس وقت وہ بیت الذکر کی حفاظت کے لئے پہرے پر تھے۔

دعا ہے آنے والی نسلیں بھی اس راہ پر چلیں

عزیز مبارک احمد کے والد محترم جمال الدین صاحب نے بتایا کہ میرا لڑکا ناظم اطفال تھا۔ جماعت کے کاموں میں اور بیت الذکر کے کاموں میں ہر وقت مصروف رہتا تھا۔ امیر صاحب کے ساتھ اس کا بہت دل لگتا تھا۔ مربیان سلسلہ سے بے حد محبت اور چاہت تھی۔ اللہ میرے بچے کو جزائے خیر عطا کرے۔ میری خواہش ہے کہ آنے والی نسلیں بھی اس کام میں حصہ لینے کی توفیق پائیں۔ میری اپیل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع میرے بچے کے لئے دعا کریں۔ اور ہمارے لئے بھی دعا کریں۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا کہ مبارک احمد ان لوگوں میں سے تھے کہ ان کو آدھی رات کو بھی اگر جماعت اور بیت الذکر کے کام کے لئے بلایا جاتا تھا تو اٹھ کر آ جاتے تھے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں اور عزیزوں کو راہ خدا میں قربان ہونے کا رتبہ ملا۔ آئندہ اگر ضرورت پڑی تو ہم بھی اور ہمارے بچے بھی راہ خدا میں جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری

تخت ہزارہ کے سانحہ میں دو باپ بیٹا راہ خدا میں قربان ہوئے۔ محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری اور ان کے بیٹے عارف محمود صاحب۔ آپ پنجگانہ نماز بیت الذکر میں ادا کرتے۔ فارغ وقت بھی بیت الذکر میں بیٹھے رہتے۔ جس دن انہوں نے راہ خدا میں جان دی اس دن مغرب کے وقت بیت الذکر میں آئے۔ مغرب پڑھی۔ پھر خطبہ سنا۔ پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اور اس کے بعد بھی گھر جانے کی بجائے بیت الذکر ہی میں رہے۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ نذیر احمد صاحب بے حد حوصلہ والے آدمی تھے۔ غیر از جماعت بھی ان کی بر ملا تعریف کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

محترم نذیر احمد صاحب کی عمر 65 سال تھی۔ آپ زمینداری کا کام کرتے تھے۔ ان کے چار بیٹے ہیں تین کراچی میں ہوتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے سبھی جماعتوں میں تیز ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ 1۔ افضال محمود صاحب 2۔ طارق محمود صاحب 3۔ عارف محمود صاحب (جو راہ مولا میں قربان ہوئے) اور طاہر محمود صاحب۔ محترم نذیر احمد صاحب کی بیوہ نے بتایا کہ میرے خاوند بہت دیندار اور پرہیز گار تھے۔ وہ بڑی دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے بیت الذکر کی چھت پر راہ مولا میں قربان ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ سے درخواست ہے کہ میرے لئے میرے بیٹوں کے لئے دعائیں کریں اللہ ان کو بہت بہادر اور نیک بنائے اور احمدیت کی خدمات کی توفیق دے۔ آمین

دل ہر وقت بیت الذکر میں اٹکا رہتا تھا

محترم افضال محمود صاحب نے اپنے والد صاحب کے بارے میں بتایا کہ ان کا دل ہر وقت بیت الذکر میں لگا رہتا تھا وہ اس حدیث کی عملی مثال تھے کہ مومن کا دل ہر وقت (بیت الذکر) میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ اگرچہ ان پڑھ تھے مگر سلسلہ کا کوئی بھی کام ان کے سپرد کیا جاتا تو وہ پوری ذمہ داری سے بجا لاتے۔ ہمیں بھی انہوں نے نمازوں اور چندوں کی عادت ڈالی۔ مرکز سے جو بھی نمائندہ آتا اس کی خدمت کرتے۔

محترم عارف محمود صاحب

محترم عارف محمود صاحب کی عمر 30-32 سال تھی۔ آپ تخت ہزارہ میں تیل کی ایجنسی چلاتے تھے۔ بیت الذکر کی دکانوں میں غربی سمت آپ کی دکان تھی۔ آپ شادی شدہ تھے۔ آپ

ماؤں نے کہا ہمیں اپنے بیٹوں پر فخر ہے

کے دو بچے ہیں۔ عزیز مدثر احمد عمر 3 سال اور بیٹی طیبہ سحر عمر دو ماہ۔ آپ سابق قائد مجلس تھے۔ اس وقت بھی خدام الاحمدیہ میں معتمد اور اصلاح وارشاد کا عہدہ آپ کے سپرد تھا۔

محترم حاجی طارق محمود صاحب نے جو محترم عارف محمود صاحب کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ عارف محمود مجھ سے چھوٹا تھا۔ بہت ہی خدمت گزار تھا۔ بچپن سے ہی ہم چاروں بھائیوں کو دین کی خدمت کا جذبہ عطا ہوا تھا۔ ہم سب کی خواہش ہوتی تھی کہ بیت الذکر اور جماعت کے ہر کام میں نمایاں حصہ لیں۔ عارف ربوہ میں بھی کاروبار کرتے رہے۔ پھر گاؤں آگئے۔ ہر وقت امیر صاحب کے ساتھ مل کر جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

جب بھی ضرورت پڑی ہم تیار ہوں گے

ہم نے خدام الاحمدیہ میں جان مال اور وقت قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پہلے بھی تیار تھے اور آج بھی تیار ہیں آج جب جان قربان کرنے کا وقت آیا تو ہم کس طرح پیچھے رہ سکتے تھے۔ اب بھی جب کبھی جماعت کو ہماری جانوں اور مالوں کی قربانی کی ضرورت پڑے گی ہم تیار ہوں گے اور آگے نکلیں گے اور دوسروں سے سو سو فٹ آگے ہوں گے۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا عزیزم عارف محمود خدام میں سے اللہ کے فضل سے نہایت دلیر اور حوصلہ والے بچے تھے۔ جب بھی کبھی بیت الذکر پر کڑا وقت آیا یہ حفاظت میں پیش پیش ہوتے تھے۔ ہمیشہ راہ خدا میں جان دینے کی خواہش کرتے تھے۔ جس روز ان کو راہ خدا میں جان دینے کا رتبہ ملا اس دن بھی کہتے تھے میں سب سے پہلے جان دوں گا اور انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جماعت کو ایسے جوانوں پر ہمیشہ فخر اور ناز رہے گا۔

اب آگے جانے کا وقت ہے

مکرم افضال محمود صاحب نے جو عزیز عارف محمود کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ جس وقت عارف گھر فون کرنے گیا اس وقت گھر والوں کو کہا کہ گھر کے دروازے بند کر لیں۔ پھر دوڑتا ہوا بیت الذکر چلا گیا۔ راستے میں کئی لوگ ملے جنہوں نے اسے روکا اور کہا کہ گھر واپس چلے جاؤ۔ ہجوم مرنے مارنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر

انہوں نے کہا میں نے تہیہ کیا ہوا تھا کہ اگر راہ خدا میں جان قربان کرنے کا وقت آیا تو سب سے پہلی جان میری ہو گی جو راہ خدا میں قربان ہو گی۔ تم سن لو گے کہ سب سے پہلے میں نے جان دے دی۔ اب آگے جانے کا وقت ہے پیچھے جانے کا نہیں۔

عارف محمود کی والدہ محترمہ صدیقہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب نے بتایا میرا بیٹا عارف بہت دیندار اور جماعت کے کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ بہت حوصلے اور جذبے والا بچہ تھا۔ اس نے بہت حوصلے سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے راہ خدا میں جان دی۔

یہ تارے تخت ہزارے کے

یہ تارے تخت ہزارے کے چمکیں گے روز محشر تک
اس خاور سے جو ابھرے ہیں پہنچیں گے دوسرے خاور تک

یہ رانجھے ایسے رانجھے ہیں کہ ہیر جنہیں مطلوب نہیں
مقصود ہے ان کا حق کی رضا پہنچے ہیں رضائے دلبر تک

اے مارنے والے مت اترا! فریاد مری کا دیکھ اثر
نالے جو اٹھے ہیں دل سے مرے پہنچیں گے یہ گوشِ داور تک

حامی ہیں بھلا وہ کون ترے؟ دنیا کے ہیں بندے عون ترے
ہیں کانپتے جس سے جن و ملک ہے میری پہنچ اس یاور تک

قرباں جو ہوئے وہ مردہ نہیں' میں غم سے کچھ افسردہ نہیں
یہ ہستی کے آئینے ہیں کہ میری نگہ ہے جوہر تک

وہ مر بھی گئے اور جی بھی گئے زخموں کو ہمارے سی بھی گئے
جو آب حیات وہ پی بھی گئے کب تیری نگہ اس ساغر تک!

یہ ہم کو بھلا کیوں پیارے ہیں؟ احمد کے راج دلارے ہیں
لاریب یہ خاکی تارے ہیں پہنچے ہیں جو نوری محور تک

عبدالسلام اسلام

شہید زندہ ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد نمبر 2)

مجھے فخر ہے۔ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ ہوں

عارف محمود کی اہلیہ صاحبہ نے بہت صبر اور حوصلے سے بتایا کہ میرے شوہر بہت اچھے انسان تھے۔ بہت احساس کرنے والے' محبت کرنے والے' بچوں سے بہت زیادہ پیار کرنے والے تھے۔ ہمارے گاؤں میں احمدیت کے خلاف آئے دن کوئی نہ کوئی ہنگامہ ہوتا رہتا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ دعا کرو خدا مجھے اپنے دین کے لئے کچھ کرنے کا موقعہ دے۔ بہت جذبہ سے سرشار ہو کر کہتے کہ میرے لئے خدمت کا موقع آیا تو میں جان دے دوں گا۔ خدا کرے کہ سب سے پہلے راہ خدا میں جان کی قربانی میری ہو۔ خدا نے ان کو بہت بڑا رتبہ دیا۔ مجھے فخر ہے کہ میں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ ہوں۔ میرے بچے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے باپ کے بچے ہیں خدا مجھے صبر و حوصلہ دے اور عزم دے۔

عارف محمود کی والدہ نے بتایا کہ جب میرے بیٹے نے خدا کی راہ میں جان دی اس وقت وہ بڑے زور زور سے کلمہ طیبہ اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ ہم نے اللہ کے بڑے نشانات دیکھے ہیں۔ اللہ ہمیں صبر کی توفیق دے۔

خدا کے گھر سے عشق

مکرم افضال محمود صاحب نے بتایا کہ 13-14 سال کی عمر سے عارف نمازوں میں بے حد باقاعدہ تھا۔ وہ دعوت الی اللہ کا بہت شوقین تھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے اس نے بڑے تعلقات بنا رکھے تھے۔ دینی غیرت بہت رکھتا تھا عام طور پر وہ خوش مزاج اور غصے والا نہ تھا مگر دین کی خاطر غیرت دکھاتا تھا۔ اس کی والدہ نے بیت الذکر سے اس کے لگاؤ کی وجہ سے اس کا نام میسترڑ رکھا ہوا تھا۔ گھر کا کوئی کام کرے یا نہ کرے مربی یا معلم صاحب جو کام کہیں اس طرف بھاگ کر جاتا تھا۔

جاری ہے

مکرم محمد شکر اللہ صاحب

بادشاہوں سے متعلق شیخ سعدیؒ کی دلچسپ و نصیحت آموز حکایات

ملک صالح ایوبی اور دو درویش

شام کے بادشاہ الملک الصالح ایوبی کی عادت تھی کہ وہ رات کو بھیس بدل کر شہر کا گشت کیا کرتا تھا تاکہ لوگوں کے دکھ درد خود معلوم کر سکے۔ ایک رات وہ حسب معمول شہر میں گھوم رہا تھا کہ اس نے مسجد میں دو درویشوں کو دیکھا جو ایک کونے میں بیٹھے سردی سے ٹھٹھر رہے تھے اور بادشاہ کو کوس رہے تھے۔ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا یہ متکبر بادشاہ خود تو عیش کر رہا ہے اور ہم غریب زمانے کی سختیاں جھیل رہے ہیں اگر آخرت میں بھی اس بادشاہ کو بہشت میں جگہ ملی تو میں بہشت پر اپنی قبر کو ترجیح دوں گا۔ دوسرا کہنے لگا اگر ملک صالح بہشت کی دیوار کے قریب بھی آئے گا تو میں جوتے مار مار کر اس کا سر پھوڑ ڈالوں گا۔ بادشاہ ان کی باتیں سن کر چپکے سے واپس آ گیا صبح ہوئی تو اس نے دونوں درویشوں کو دربار میں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے تو ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور پھر ان کو اتنا کچھ دیا کہ عمر بھر کے لئے فکر معاش سے آزاد ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے بادشاہ سے عرض کی کہ جہاں پناہ ہم خادموں کا آپ کو کیا پسند آیا کہ اس قدر الطاف و اکرام کے مستحق ٹھہرائے گئے۔ بادشاہ ہنس پڑا اور کہا۔

”میں نے آج تم سے صلح کر لی ہے۔ امید ہے کہ کل تم مجھ پر جنت کا دروازہ بند نہیں کرو گے۔“

سلطان محمود غزنوی کی مردم شناسی

سلطان محمود غزنوی اپنے غلام ایاز پر اس قدر مہربان تھا کہ اسے اپنا وزیر بنا لیا۔ دوسرے درباری حسد کے مارے انگاروں پر لوٹنے لگے اور ایاز کے خلاف طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ سلطان کے کان میں ان باتوں کی بھنک پڑی تو اس نے کہا کہ ان کو ایاز کی خوبیاں معلوم نہیں ہیں۔ چند دنوں بعد سلطان، ایاز اور دوسرے ارکان دولت کے ساتھ کسی جگہ روانہ ہوا۔ راستے میں اس نے موتیوں کا صندوق گھوڑے سے گرا دیا۔ صندوق ٹوٹ گیا اور سارے موتی زمین پر بکھر گئے۔ سلطان نے حکم دیا کہ جس کا جی چاہے یہ موتی لوٹ لے پھر وہاں سے فوراً اپنی سواری ہنکا دی۔ تمام درباری موتیوں کو لوٹنے میں مصروف ہو گئے اور سلطان سے جدا ہو گئے لیکن ایاز نے موتیوں کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا اور سلطان کا ساتھ چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اب ان حاسدوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ سلطان ایاز کو کیوں محبوب رکھتا ہے۔

ایک بزرگ اور ظالم بادشاہ

عجم کا ایک بادشاہ بڑا ظالم تھا۔ رعیت پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ اور بے شمار لوگوں کو قید میں ڈال رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے بدن پر ایک موذی پھوڑا نکل آیا جو کسی طرح ٹھیک ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ اس کی تکلیف سے بادشاہ کی صحت پر بہت برا اثر پڑا۔ ایک درباری نے اس کو بتایا کہ جہاں پناہ اس شہر میں ایک خدا رسیدہ بزرگ ہیں ان کی دعا سے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان سے دعا کرائیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے گا۔ بادشاہ نے ان کو بلا بھیجا اور دعا کے لئے درخواست کی انہوں نے بادشاہ کو خشمناک ہو کر کہا کہ اے بادشاہ میری دعا تیرے لئے کب مفید ہو گی جب کہ بے گناہ لوگ تیرے ہاتھوں قید و بند کی سختیاں جھیل رہے ہیں اور ان کی بددعائیں تیرا پیچھا کر رہی ہیں۔ جب تک تو ان مظلوموں پر رحم نہیں کرے گا خدا تجھ پر رحم نہیں کرے گا۔ بادشاہ پر بزرگ کی باتوں کا بڑا اثر ہوا اور اس نے حکم دیا کہ سب قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ جب سب لوگ رہا ہو گئے تو اللہ کے اس نیک بندے نے بارگاہ الٰہی میں نہایت عاجزی سے دعا کی کہ الٰہی تو نے اس کو نافرمانی میں پکڑا اب اس نے اطاعت اختیار کی ہے تو تو بھی اس پر رحم فرما۔ ابھی ان کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کو شفا دے دی۔ اس نے حکم دیا کہ ان کے سر پر زر و جواہر نچھاور کیئے جائیں۔ بزرگ نے زر و جواہر پر ٹھوکر مار کر کہا کہ اے بادشاہ مجھے ان کی حاجت نہیں ہے ہاں تو پھر ایسے کام نہ کرنا کہ یہ بیماری عود کر آئے جب تو ایک بار گرا ہے تو اب قدم جما کر رکھ کہ دوبارہ نہ پھسلے۔

سعدی سے سن لے یہ سچی بات ہے کوئی گر کر ہر مرتبہ نہیں اٹھتا ہے۔

بادشاہی درد سر ہے

ایک بادشاہ کو کوئی اولاد نہ تھی اس نے مرتے وقت وصیت کی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے شہر میں داخل ہو۔ تاج شاہی اس کے سر پر رکھ دیا جائے۔ دوسرے دن سب سے پہلے جو شخص شہر میں داخل ہو وہ ایک خستہ حال بھکاری تھا جس کی ساری عمر بھیک مانگتے اور پیوند لگے کپڑوں میں گزری تھی۔ امرائے حکومت نے مرحوم بادشاہ کی وصیت کے مطابق اسے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اور قلعوں اور خزانوں کی چابیاں اس کے سپرد کر دیں۔ کچھ عرصہ تو نظام حکومت ٹھیک ٹھاک چلتا رہا پھر بعض امیروں کی سرکشی کی وجہ سے اس میں خلل پڑنا شروع ہو گیا۔ اور ملک کا ایک حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا۔ انہی دنوں اس کا ایک پرانا ساتھی سفر سے واپس آیا۔ اپنے دوست کا شاہانہ کروفر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بخت نے تیری یاوری کی ہے اقبال و دولت نے تیری رہبری کی یہاں تک کہ تیرا پھول کانٹے سے اور کانٹا تیرے پیر سے نکل گیا۔ بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

بادشاہ نے کہا اے عزیز یہ مبارک باد دینے کا نہیں بلکہ ماتم پرسی کا موقع ہے۔ جب میں تیرا ساتھی تھا۔ اس وقت مجھے صرف ایک روٹی کی فکر ہوتی تھی اور رات کو چین سے سوتا تھا اب ایک جہان کی فکر ہے اور نہ دن کو چین ہے نہ رات کو۔

ظالم بادشاہ اور حق گو درویش

ایک درویش نے ایک بادشاہ کے سامنے کوئی سچی بات کہہ دی بادشاہ نے ناراض ہو کر اسے قید میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اس درویش کے ایک دوست نے اسے کہا کہ بادشاہ کے سامنے یہ بات کہنی مناسب نہ تھی۔ درویش نے جواب دیا کہ حق بات کہنا عبادت ہے میں قید و بند سے نہیں ڈرتا کیونکہ یہ تھوڑی دیر کے لئے ہے۔ کسی نے بادشاہ سے جا کر کہا کہ درویش کہتا ہے کہ میری قید و بند تھوڑی دیر کے لئے ہے۔ بادشاہ نے طنزیہ ہنس کر کہا کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اب موت ہی اس کو قید خانہ سے چھٹکارہ دلائے گی۔

بادشاہ کے غلام نے یہ پیغام درویش کو پہنچایا تو اس نے کہا کہ اے غلام بادشاہ سے جا کر کہہ دے کہ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ اور دنیا تھوڑی دیر کے لئے ہے۔ درویش کے نزدیک غم اور خوشی کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر تو میری دستگیری کرے تو خوش نہیں ہوں گا۔ اور اگر میرا سر قلم کر دے تو میرے دل میں غم نہ آئے گا۔ اگر آج تیرے پاس لشکر، خزانہ اور حکومت ہے اور میں اہل و عیال سے دور مصیبت میں مبتلا ہوں تو غم نہیں۔ کل جب ہم موت کے دروازے میں داخل ہوں گے تو ایک ہفتے میں دونوں برابر ہو جائیں گے۔ میں بھی کیڑوں کی غذا بن جاؤں گا اور تو بھی۔ اس چند روزہ دولت سے دل نہ لگا اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنا۔

اس طرح زندگی گزار کہ لوگ تیرا ذکر بھلائی سے کریں جب تو مرے تو قبر پر لعنت نہ بھیجیں۔ تیرا ماتم (موت) کا وقت بھی شادی ہے اگر تجھے بہتر خاتمہ میسر آ جائے۔

نوشیروان عادل کی وصیت

سنا ہے کہ نوشیروان عادل نے مرتے وقت اپنے بیٹے ہرمز کو وصیت کی اے بیٹے بقائے سلطنت کا راز یہ ہے کہ اپنے آرام پر رعیت کے آرام کو ترجیح دے۔ درویشوں کی خدمت کر۔ جہاں تک ہو سکے رعیت کا دل زخمی نہ کر اور مخلوق خدا کو نہ ستا۔ کسی پر ظلم نہ کر۔ کاشت کاروں سے رعایت کر وہ خوش دل مزدور سے زیادہ کام کرتا ہے۔ خدا سے نہ ڈرنے والوں دلیر متکبروں سے ہوشیار رہ۔ نیکوں کا راستہ اختیار کر خدا کے عذاب سے ڈرتا رہ اور اس کی رحمت کا امیدوار رہ۔ جان لے کہ رعیت جڑ ہے اور بادشاہ درخت اور درخت جڑ سے ہی مضبوط بنتا ہے۔ ظالموں کو کھلی چھٹی نہ دے کیوں کہ عقلمندوں کو یہ پسند نہیں کہ چرواہا سویا ہوا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں گھسا ہوا ہو۔ جو لوگ تیرے وفادار ہیں اگر ان سے کبھی لغزش ہو جائے تو درگزر کر۔ ایسے شخص کے ساتھ برائی کرنا انسانیت سے بعید ہے جس کی جانب سے تو نے اکثر نیکی دیکھی ہو۔

ایک پارسا اور ظالم بادشاہ

ایک ظالم بادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کی کون سی عبادت سب سے افضل ہے اس نے جواب دیا تمہارے لئے دوپہر کی نیند تاکہ مخلوق خدا کچھ دیر کے لئے تو تیرے ظلم سے بچی رہے۔

ایک ظالم کو میں نے دوپہر کے وقت سویا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ فتنہ ہے، اچھا ہے کہ سویا ہوا ہے۔ جس شخص کی نیند اس کے جاگنے سے بہتر ہو ایسے ناہنجار کا مر جانا بہتر ہے۔

اپنے چندے بروقت ادا کیجئے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر پروفیسر جامعہ احمدیہ بعارضہ تکلیف اور کالے یرقان کے باعث میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب سے مولانا موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز خاور احمد عمر 10 سال ابن مکرم ناصر احمد خان بلوچ صاحب محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا پاؤں گزشتہ ماہ فیصل آباد میں بس کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا تھا۔ اب عزیز فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

شادی

○ مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ عزیزہ فرزانہ نورین صاحبہ مورخہ 2000-11-19 کو ربوہ میں منعقد ہوئی مکرم مرزا انوار الحق صاحب مکرم مرزا محمد رشید صاحب آف لاہور کے بیٹے اور مرزا محمد لطیف صاحب سابق سیکرٹری تحریک جدید آف گوجرہ کے پوتے ہیں۔

اسی طرح عزیزہ فرزانہ نورین صاحبہ مکرم محمد رمضان صاحب سابق سیکرٹری مال و نگران حلقہ انصار اللہ آف 96/گ۔ب صریح جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی صاحبزادی اور مکرم فتح دین صاحب آف جڑانوالہ کی پوتی ہیں۔

ان کا نکاح مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ -/30,000 روپے حق مہر پر پڑھا بعد ازاں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال اظہار تشکر و

درخواست دعا

○ محترمہ محمودہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب مرحوم صدر لجنہ اماء اللہ 90۔ ناصر آباد شرقی نمبر2 ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے نہایت ہی پیارے اور ہونہار بیٹے عزیزم مدثر علی صاحب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ جرمنی مورخہ 2000ء-11-26 کو ایک نہایت ہی دردناک حادثہ میں وفات پاگئے تھے ان کی میت مورخہ 2000ء-12-4 کو ربوہ پہنچی اور بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی عام قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ اس سے قبل مورخہ 2000-12-1 کو فرینکفرٹ میں محترم عبداللہ واگس صاحب نیشنل امیر جرمنی نے بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھایا تھا جس میں ایک کثیر تعداد احباب جماعت کی شامل ہوئی۔

میں ان تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی شکرگزار ہوں جنہوں نے میرے گھر آکر اس عظیم صدمہ میں ہمارے زخمی دلوں کو سکینت بخشی اور ہمارے اس دکھ اور درد میں حصہ دار بنے خاص طور پر اہل محلہ اور صدر صاحب، محلہ خدام اور اطفال کی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے نہ صرف ہمارا غم بانٹا بلکہ تمام انتظامی امور میں آخر وقت تک ساتھ نبھایا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اپنے بہترین انعامات سے نوازے۔

نیز عزیزم مدثر علی مرحوم کے بڑے بھائی عزیزم معظم علی صاحب جو کہ اس حادثہ میں شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی طبیعت کچھ بہتری کی طرف مائل ہے۔ تمام احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ ہمارا حیّ و قیوم اور شافی مطلق خدا عزیزم موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازئ عمر سے نوازے۔

لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز — اللہ شافی — سپیشل ہیئر ٹانک اینڈ برین ٹانک

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے GHP-246/GH

چھ مختلف خالص تیل جن کی افادیت سر کے بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے صدیوں سے تسلیم شدہ ہے اور جرمنی و فرانس کے گیارہ مختلف ہومیوپیتھک سیل بند مدر ٹنکچرز کو جو سر کے بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے انتہائی موثر اور مفید ہیں۔ سالہاسال کے کامیاب تجربہ اور محنت کے بعد ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے یہ تیل تیار کیا گیا ہے۔ اسکے دو تین ماہ مسلسل استعمال سے بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، ٹوٹنا یا سفید ہونا رک جاتا ہے۔ خشکی ختم ہو جاتی ہے، دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بے خوابی و سر درد دور کرنے میں مددگار ہے۔ الغرض یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ پمفلٹ بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ

پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 12 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ

بدھ 13 دسمبر غروب آفتاب۔ 5-07

جمعرات 14 دسمبر طلوع فجر۔ 5-31

جمعرات 14 دسمبر۔ طلوع آفتاب 6-58

نواز شریف کی جلاوطنی کبھی ختم نہیں ہو سکتی

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ نواز شریف کی جلاوطنی کی کوئی معیاد مقرر نہیں۔ اور یہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ لاہور کے ایک اخبار کو انہوں نے بتایا کہ آئندہ حکومت میں جلاوطنی ختم ہونے کا سوال انہی سے پوچھنا چاہئے۔ انہوں نے سی این این کو بتایا کہ نواز شریف نے چند روز قبل انسانی خصوصاً طبی بنیادوں پر سزا معاف کرانے کے لئے اپیل داخل کی تھی۔ انہوں نے کہا جنرل مشرف نے انتہائی رحمدل انسان کے طور پر صدر سے سفارش کی کہ نواز شریف کو علاج کے لئے باہر جانے کی اجازت دی جائے۔ اب اس کی سزا جلاوطنی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور ان کی املاک جو انہوں نے ٹیکس چوری اور قومی خزانہ لوٹ کر بنائی تھیں حکومت نے قبضہ میں لے لی ہیں۔

مکمل سزا ختم نہیں

سیکرٹری اطلاعات انور محمود نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ نواز شریف کی سزا کا صرف ایک حصہ ختم کیا گیا ہے یعنی صرف قید معاف کی گئی ہے۔ نااہلی اور املاک ضبطی کی سزائیں برقرار ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ نواز شریف کی قید معاف کرنے سے احتساب کے عمل پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ نیب موجود ہے اور احتساب کا عمل جاری رہے گا۔

اسمبلیوں کی بحالی کا آپشن کھلا ہے

وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ سابق وزیراعظم نواز شریف کی رہائی کے لئے حکومت نے بیرونی دباؤ پر کوئی خفیہ ڈیل نہیں کی بلکہ جو بھی معاہدہ ہوا ہے ہم نے اس کی تمام تفصیلات جاری کر دی ہیں۔ آصف زرداری کی رہائی کے لئے بے نظیر بھٹو کے ساتھ ابھی تک کوئی ڈیل نہیں ہوئی تاہم زرداری سمیت احتساب کے شکنجے میں جکڑے ہوئے تمام افراد لوٹی ہوئی دولت واپس کر کے قید سے رہائی حاصل کر سکتے ہیں حکومت نے اپنے لئے تمام آپشن کھلے رکھے ہوئے ہیں جن میں معطل اسمبلیوں کی بحالی کا آپشن بھی شامل ہے۔

حکومتی دعوے کہاں گئے؟

بی بی سی ٹیلی ویژن نے سابق وزیراعظم نواز شریف اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد کو جدہ ہوائی اڈے پر آمد اور ان کے خیر مقدم کی تصاویر دکھاتے ہوئے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اقتدار سے محرومی اور پاکستان میں اپنے اثاثوں کی ضبطی کے بعد سابق وزیراعظم نے جلاوطنی میں نئی زندگی کا آغاز کر دیا ہے۔ نواز شریف کو معافی دلانے اور انہیں سعودی عرب جانے کی اجازت دلانے میں سعودی حکام نے مدد کی۔ بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ اب پاکستانی عوام حکومت سے کرپشن کے ذمہ داروں کو گرفت میں لانے کے اس وعدے کے بارے میں استفسارات کا آغاز کریں گے۔ اور یہ پوچھیں گے کہ کرپشن کے ذمہ داروں کو قانون و انصاف کی گرفت میں لانے کے اس کے دعوے کہاں گئے ہیں۔

مسلم لیگ کی سرگرمیوں میں کمی

بیگم کلثوم نواز کے سعودی عرب جانے کے بعد مسلم لیگ کی حکومت مخالف سرگرمیوں میں نمایاں کمی آگئی ہے اور بہت سے ارکان موجودہ حالات پر حکومت مخالفانہ تبصروں سے گریز کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ صورتحال کے بعد حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک کے بارے میں ارکان کے رویے میں تبدیلی آگئی ہے۔ قائمقام صدر جاوید ہاشمی کا رویہ اس بارے میں سخت ہے۔ تاہم وہ بھی مسلم لیگ کے بڑوں کے سامنے مجبور ہوں گے۔

12 سے زیادہ مقدمات زیر سماعت ہیں

نواز شریف اور ان کے خاندان کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سمیت مختلف عدالتوں میں ایک درجن سے زیادہ مقدمات زیر سماعت ہیں۔ ان میں بنکنگ کیسز، خاندانی تنازعات اور نیب آرڈیننس کے تحت فوجداری مقدمات شامل ہیں ماہرین کا خیال ہے کہ جن مقدمات میں حکومت مدعی ہے وہ مقدمات حکومت واپس لے سکتی ہے۔

100 روپے مہنگائی الاؤنس کا اعلان

وفاقی حکومت نے تمام ملازمین کو 100 روپے ماہانہ مہنگائی الاؤنس دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ الاؤنس پرائیویٹ سیکٹر کے ان ملازمین کو بھی ملے گا جو ایمپلائز کاسٹ آف لیونگ ایکٹ 1973ء کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں محنت و افرادی قوت کی وزارت نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔

مقدمہ اللہ کی عدالت میں پیش کیا تھا

معزول وزیراعظم نواز شریف کی اہلیہ اور مسلم لیگی رہنما بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ نواز شریف کی رہائی 14 کروڑ عوام کی دعاؤں اور کارکنوں کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ اللہ نے رمضان المبارک کے

باقی صفحہ 8 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان اور شمالی اتحاد میں پہلے براہ راست مذاکرات

افغانستان کی طالبان حکومت اور شمالی اتحاد میں پہلے براہ راست مذاکرات شروع ہو گئے۔ افغانستان کے مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لئے ترکمانستان میں ہونے والے مذاکرات میں افغانستان کے وزیر تعلیم' معزول صدر برہان الدین ربانی کے نمائندے اور اقوام متحدہ میں افغان مندوب شریک ہوئے۔ اگرچہ بتایا گیا ہے کہ مذاکرات دوستانہ ماحول میں ہوئے مگر حتمی سمجھوتے کا فوری امکان کم ہے۔ جنوری میں دوبارہ مذاکرات ہوں گے۔ طالبان کے نمائندہ نے اقوام متحدہ کی پابندیوں پر منفی رد عمل کا اظہار کیا۔

آچے کے باغیوں کو دھمکی

انڈونیشیا کی حکومت نے آچے کے باغیوں کو فوجی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ حکومت اور فری آچے موومنٹ کے درمیان مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا۔ انڈونیشیا کے وزیر دفاع نے کہا کہ اگر آچے موومنٹ نے آزادی پر اصرار کیا تو فوج چڑھائی کردے گی۔ حکومت نے کہا کہ وہ جلد ہی باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کرے گی۔

بھارتی ڈاک خانوں میں خطوط کے انبار

بھارت میں ڈاک خانہ ملازمین کی ہڑتال دوسرے ہفتے میں داخل ہو گئی۔ ڈاک خانوں میں خطوط کے انبار لگ گئے۔ روزانہ ایک کروڑ کرسمس اور نئے سال کے کارڈ جمع ہو رہے ہیں۔

بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس چھٹے روز بھی ملتوی

بابری مسجد کے سانحے میں بھارتی کابینہ کے وزراء کے ملوث ہونے اور ان کی تائید کرنے پر ان وزراء اور وزیر اعظم سے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے حزب مخالف کے رہنماؤں نے ہنگامہ آرائی کر کے چھٹے روز بھی بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس نہ ہونے دیا۔ لوک سبھا کا اجلاس شروع ہوتے ہی اپوزیشن ارکان نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر واجپائی استعفیٰ دو کے نعرے لگانا شروع کر دیئے۔ سماج وادی پارٹی کے ارکان بھی احتجاج میں شامل ہو گئے۔ پارلیمنٹ میں مسلسل ہنگامہ آرائی سے خواتین کے لئے ایک تہائی نشستیں مختص کرنے کے بل سمیت اہم قانون سازی رکی ہوئی ہے۔

اقوام متحدہ کا عملہ افغانستان چھوڑ گیا

افغانستان پر نئی متوقع پابندیوں کے بعد اقوام متحدہ کے خلاف مظاہروں کے ڈر سے افغانستان میں اقوام متحدہ کا عملہ ملک چھوڑ کر چلا گیا تھوڑا سا سٹاف موجود ہے۔ یہ پابندیاں جو آجکل سلامتی کونسل میں زیر بحث ہیں توقع سے زیادہ سخت ہیں۔

نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

امریکہ کے موقر اخبار نیویارک ٹائمز نے نواز شریف اور حکومت کے درمیان معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے یہ ڈیل غیر متوقع ہے۔ نواز شریف کے بارے میں کرپٹ ہونے کا عمومی تاثر ہے۔ 12۔ اکتوبر کو ان کی برطرفی غیر مقبول نہیں تھی۔ لیکن حالیہ حکومت نواز معاہدہ قطعاً غیر متوقع ہے۔

نیتن یاہو پھر انتخاب لڑیں گے

اسرائیل کے سابق وزیر اعظم نیتن یاہو دوبارہ وزیر اعظم کے عہدے کا انتخاب لڑیں گے وہ مستعفی ہونے والے وزیر اعظم ایہود بارک سے 20 پوائنٹس آگے ہیں۔

واجپائی کا شکوہ

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ ہمارے اعلان جنگ بندی کے باوجود کشمیری مجاہدین حملے کر رہے ہیں کچھ افراد اس عمل کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ تاہم بھارت اپنا کام کرتا رہے گا۔ حکومت بھارت کی حفاظت کرے گی اور قیام امن کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔

فلسطینیوں کی امداد کے لئے جامع منصوبہ

عرب ممالک کی تنظیم عرب لیگ نے فلسطینیوں کی امداد کے لئے جامع منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ یہ منصوبہ عرب وزرائے خارجہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

یورپی یونین میں توسیع کا معاہدہ ہو گیا

چار دن کی گرما گرم بحث کے بعد فرانس کے شہر نیس میں یورپی یونین کے طویل ترین سربراہ اجلاس کے پانچویں روز یورپی یونین کی توسیع کے متعلق معاہدہ ہو گیا۔ اجلاس میں جرمنی برطانیہ سپین اٹلی اور فرانس ایگزیکٹو باڈی میں اپنی دوہری نمائندگی سے دستبردار ہونے پر تیار ہو گئے یورپی ممالک اپنے ووٹوں کا تناسب کم کرنے پر بھی آمادہ ہو گئے جرمنی کی درخواست پر بعض اہم معاملات اور توسیع کے بارے میں تفصیلات طے کرنے کے لئے یورپی یونین کا اگلا سربراہ اجلاس 2004 میں بلا لیا گیا۔

شمالی کوریا کی جنوبی کوریا کے خلاف مہم

شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کی فوج کے خلاف مہم شروع کرتے ہوئے کہا کہ یہ اتحاد میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں اور دونوں کوریاؤں کے درمیان جاری امن کے عمل کو تباہ برباد کرنا چاہتے ہیں۔ جنوبی کوریا کے وزیر اتحاد 38 رکنی وفد کے ساتھ دونوں ممالک کو سرد جنگ سے نکالنے اور امن و اتحاد کی راہ ہموار کرنے آج شمالی کوریا پہنچیں گے۔

بقیہ ملکی خبریں از صفحہ 7

مہینے میں نواز شریف کو جیل کی تاریک کوٹھڑی سے نکال کر اور شکرانے کا پہلا سجدہ ادا کرنے کے لئے خانہ خدا میں بلایا۔

نواز شریف کی رہائی کے بدلے....

معزول وزیر اعظم نواز شریف کی جلاوطنی کی سمجھوتے کے عوض سعودی عرب' قطر اور متحدہ عرب امارات کی حکومتوں نے پاکستان کی حکومت کو مالی مشکلات سے نکالنے کی غرض سے تین برس کے عرصہ میں ڈھائی ارب ڈالر تک کی مالی معاونت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

پاکستان کو ڈرامائی شکست

تیسرے اور آخری ٹیسٹ میں انگلینڈ نے پاکستان کو چھ وکٹوں سے شکست دے کر سیریز ایک صفر سے جیت لی۔ آخری روز کھیل اس وقت ڈرامائی صورت اختیار کر گیا جب پاکستان کی ٹیم اپنی دوسری اننگز میں 158 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی انگلینڈ کو فتح کے لئے 175 رنز کا ٹارگٹ ملا۔ جو انگلینڈ نے 4 وکٹوں کے نقصان پر پورا کر لیا۔ آخری روز پاکستانی کھلاڑیوں کی بیٹنگ انتہائی مایوس کن تھی۔ کوئی بھی کھلاڑی وکٹ پر ٹک نہ سکا۔ انگلینڈ کی 3 وکٹیں 65 رنز پر گر گئیں لیکن تھروپ اور ہک نے چوتھی وکٹ کی رفاقت میں 92 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کر دیا۔ یاد رہے کہ کراچی سٹیڈیم کی تاریخ میں یہ پاکستان کی پہلی شکست ہے۔

بقیہ صفحہ 2

کرتے۔ پہلے کب آپ کی راتیں مردہ ہوا کرتی تھیں۔ کوئی ایک رات آپؐ کی زندگی میں ایسی نہیں تھی جس کو آپ مردہ رات کہہ سکیں۔ لیکن رمضان کے اواخر میں' ہر رمضان میں ان زندہ راتوں کو اور بھی زندہ کرتے تھے اور گھر والوں کو جگاتے' اب گھر والوں کو جگانا ایک جسمانی فعل بھی تو ہے اور یہ کیا کرتے تھے۔ یہ ہم سب پر فرض ہے کہ ان دنوں میں خاص طور پر اپنے اہل و عیال' اپنے بچوں' بیوی وغیرہ کو تعلیم دیں کہ رمضان کے حق ادا کرنے کے لئے جاگا کرو۔ لیکن آنحضرت ﷺ جب گھر والوں کو بیدار کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں رمضان کے معارف کے سلسلے میں ضرور ان کو نئے معارف عطا فرماتے ہوں گے۔ اب اس پہلو سے جس طرح رسول اللہ ﷺ راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے' اپنے اہل و عیال کی زندگی میں بھی وہ نئی زندگی بھر دیا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 99ء)

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

معجون فلاسفہ
خالص اور اعلیٰ اعصاب کے لئے بہترین ٹانک
مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے
سردیوں میں اس کا استعمال بہت بہتر ہوتا ہے۔
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون نمبر 212434-211434

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15
تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

آپ کے بالوں کا دوست
FB PROTECTION-H
ہیئر کیئر ٹانک
رابطہ۔ 04524-212750۔ جنرل سٹورز

موٹاپے کی دشمن FB فائٹو لائیکا بیری
پر دستیاب
ہومیوپیتھک سٹورز
ہے